Phir bhi dil is Hindustani

6

عالم کاری اور سماجی تبدیلی
(Globalisation and Social Change)

اکیسویں صدی میں سماجی تبدیلی پر کوئی بحث گلوبلائزیشن یا عالم کاری کے حوالے کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ یہ فطری وجہ ہے کہ اس کتاب میں سماجی تبدیلی اور ترقی کے موضوع پر تحریر ابتدائی ابواب میں اصطلاح عالم کاری اور لبرلائزیشن یا نرم کاری کا ذکر پہلے ہی ہو چکا ہے۔ باب 4 میں عالم کاری، نرم کاری اور دیہی سماج کے سیکشن کو یاد کریں۔ باب 5 میں نرم کاری پر حکومت ہند کی پالیسی اور اس کے اثرات سے متعلق سیکشن کو دوبارہ پڑھیں۔ جب ہم نے باب 3 میں ویژن ممبئی عالمی شہروں کے لیے نئے تصورات پر بحث کی تھی تب بھی یہ اصطلاحات استعمال ہوئی تھیں۔ اسکولی کتابوں کے علاوہ آپ نے اخباروں، ٹیلی ویژن پروگراموں یہاں تک کہ روزمرہ کی بات چیت میں بھی ان الفاظ کو پڑھا اور سنا ہوگا۔

Diabetic population highest in India: Atlas

China follows right behind with 39.8 million diabetics

Ramya Kannan

- India will top list even in 2025: projections
- China ahead of India in pre-diabetic stage

CHENNAI: If anything, the International Diabetes Federation's (IDF) Diabetes Atlas released early December in South Africa, only confirms what we already know: India has the largest number of people living with diabetes.

It is in the pre-diabetic phase, Impaired Glucose Tolerance, that China overtakes India, both in the prevalence and projections.

The Atlas, third in a series that began in 2000, begins with the preamble: "With the forces of globalisation and industrialisation proceeding at an increasing rate, the prevalence of diabetes is projected to increase dramatically over the next few decades. The resulting burden of complications and premature mortality will continue to present itself as a major growing public health problem for most countries..."

The IDF has worked on the Atlas, hoping to create an impact on the public health policy of various governments across the world, ...

them to factor diabetes into their plans, according to A. Ramachandran, Director, Diabetes Research Centre and M.V. Hospital for Diabetes, Chennai.

Dr. Ramachandran, who also served on the Atlas Committee where his research has been extensively quoted, says, "we need to push the cause of fighting diabetes with governments. We be-...

some distance between itself and India. China will have 59.3 million diabetics in 2025, the Atlas says.

However, the Atlas throws up figures that put China ahead of India in the pre-diabetic stage defined as Impaired Glucose Tolerance (IGT), again associated with insulin resistance.

In fact, China is currently way ahead of the rest of the world, with 64.3 million people with IGT, and will continue to be in 2025, according to the Atlas, with 79.1 million IGTs. India follows with a current prevalence of 35.9 million persons and a project-...

The Big Global Movement Against WTO

...xth Ministerial Conference (MC6) of World Trade Organisation (WTO) go the Seattle and ...ay? The clarion call to 'Derail the Hong Kong Ministerial' scheduled from 13-18 December ...been reverberating from all corners of the world.

Ghaziabad– global city of tomorrow

سرگرمی 6.1

کسی بھی اخبار کو پابندی کے ساتھ دو ہفتے تک پڑھیں اور یہ دیکھیں کہ عالم کاری کی اصطلاح کو استعمال کیسے ہوا ہے۔ کلاس میں اپنے ہم جماعتوں کے تبصروں سے اس کا موازنہ کریں۔ مختلف قسم کے ٹیلی ویژن پروگراموں میں عالم کاری اور عالمی کا حوالہ دیجیے۔ آپ سیاسی و معاشی یا ثقافتی معاملوں سے متعلق خبروں اور مباحثوں پر اپنی توجہ مبذول کریں۔

سرگرمی 1 سے آپ کو یہ جاننے میں مدد ملے گی کہ عالم کاری لفظ کا استعمال مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ تاہم ہمیں واضح طور پر یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اصلاً اس اصطلاح کا مطلب کیا ہے؟ اس باب میں ہم عالم کاری کے معنی، اس کی مختلف جہتوں اور ان کے سماجی نتائج کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عالم کاری کی صرف ایک تعریف ہو سکتی ہے اور اسے سمجھنے کا طریقہ بھی ایک ہی ہے۔ دراصل ہم یہ دیکھیں گے کہ مختلف مضامین یا تعلیمی شعبے عالم کاری کے مختلف پہلوؤں پر توجہ دے سکتے ہیں۔ معاشیات میں زیادہ توجہ معاشی پہلوؤں جیسے پونجی کے بہاؤ پر دی جا سکتی ہے۔ سیاسیات میں حکومتوں کے بدلتے کردار پر توجہ مرکوز کی جا سکتی ہے۔ تاہم عالم کاری کا عمل اتنا وسیع اور دوررس ہے کہ عالم کاری کے اسباب اور نتائج دونوں کو سمجھنے کے لیے تمام مضامین کو ایک دوسرے سے معلومات کے مبادلے کی ضرورت پڑ رہی ہے۔ آیئے ہم دیکھیں کہ عالم کاری کو سمجھنے میں سماجیات کا کیا کردار ہے۔

آپ سماجیات کے دائرۂ کار پر ہماری ابتدائی بحث اور سماجیاتی تناظر کے امتیازی کردار کو یاد کریں۔ عالم کاری کو سمجھنے میں سماجیاتی تناظر کی اہمیت پر توجہ دینے کے سلسلے میں ہم پھر تھوڑا اور پیچھے کی طرف لوٹیں گے۔

> سماجیاتی مطالعے کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ یہ افراد کے درمیان جیسے دکان دار اور ایک گاہک کے ساتھ، اساتذہ اور طلبا کے ساتھ، دو دوستوں یا فیملی کے ممبران کے درمیان باہمی رابطے کے اپنے تجزیے پر توجہ مرکوز کر سکتا ہے۔ اسی طرح یہ اپنے تجزیے کو قومی امور جیسے بے روزگاری یا ذات پات کا تنازعہ یا قبائلی لوگوں کو جنگل سے متعلق حقوق پر سرکاری پالیسی کے اثرات یا دیہی لوگوں کے قرض میں مبتلا ہونے وغیرہ تک محدود رکھ سکتا ہے یا عالمی سماجی عمل کاری جیسے مزدور طبقے سے متعلق نئے لچکدار ضوابط محنت کے اثرات یا الکٹرانک میڈیا کا نوجوانوں پر اثر یا ملک کے تعلیمی نظام پر غیر ملکی یونیورسٹیوں کے داخلے کے اثرات کا جائزہ لے سکتا ہے۔ اس لیے سماجیات کی ان موضوعات (یعنی فیملی، ٹریڈ یونین یا گاؤں وغیرہ) سے توضیح نہیں ہوتی جن کا یہ مطالعہ کرتا ہے بلکہ اس کی توضیح ایک منتخب میدان کا مطالعہ کس طرح کرنا ہے اس سے ہوتی ہے (این سی ای آر ٹی گیارھویں جماعت کی کتاب، حصہ اوّل، 2005)

اوپر دیے گئے پیراگراف کو غور سے پڑھیں۔ آپ محسوس کریں گے کہ سماجیات کی تعریف کیا مطالعہ کرنا ہے، سے نہیں بلکہ کیسے مطالعہ کرتا ہے سے، کی گئی ہے۔ اس لیے یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا کہ سماجیات گلوبلائزیشن کے صرف سماجی یا ثقافتی نتائج کا ہی مطالعہ کرتا ہے۔ یہ فرد اور سماج، خورد کلاں، مقامی اور عالم گیر کے درمیان رشتوں کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے سماجیاتی تخیل کا استعمال کرتا ہے۔ ایک دور دراز کے گاؤں میں رہنے والا کسان عالمی تبدیلی سے کیسے متاثر ہوتا ہے؟ عالم کاری متوسط طبقے کے لوگوں کے روزگار کے مواقع پر کس طرح اثر انداز ہوا ہے؟ اس نے بڑے ہندوستانی کارپوریشنوں کو کثیر ملکی کاروباری ادارہ بننے کے امکانات پر کیسے اثر ڈالا ہے؟ اگر خوردہ فروشی کی تجارت کا میدان کثیر قومی بڑی کمپنیوں کے لیے کھول دیا جاتا ہے تو پڑوسی کے کرانے کے دکان داروں پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟ آج ہمارے شہروں اور قصبوں میں اتنے بڑے بڑے شاپنگ مال کیوں ہیں؟ آج نوجوانوں میں اپنا خالی وقت گزارنے کا طریقہ کیسے بدل گیا؟ ہم عالم کاری کے ذریعہ لائی جانے والی مختلف قسم کی جامع تبدیلیوں کی چند مثالیں دیتے ہیں۔ آپ خود بھی ایسی کئی مثالیں بتا سکیں گے جن سے پتہ چلے گا کہ عالمی پیش رفت وحالات کا عام لوگوں کی زندگی پر کس طرح اثر پڑ رہا ہے۔ اس سے وہ طریقہ بھی اثر انداز ہو رہا ہے جس کے ذریعہ سماجیات کو سماج کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔

بازار کو کھولنے اور بہت سی اشیا کی درآمد پر پابندیاں ہٹا لینے سے ہم دنیا کے مختلف گوشوں کی زیادہ سے زیادہ اشیا اپنی قریبی دکانوں پر حاصل کر لیتے ہیں۔ یکم اپریل 2001 سے درآمد پر لگی سبھی قسم کی مقداری پابندیوں کو ہٹا لیا گیا۔ اب یہ حیرت کی بات نہیں ہوگی کہ آپ کو مقامی پھل کی دکان پر چین کی ناشپاتی اور آسٹریلیا کا سیب دیکھنے کو ملے۔ قریبی دکان میں آپ کو آسٹریلیائی سنترے کا جوس اور برف میں جمے پیکٹوں میں تلنے کے لیے تیار چپس مل جائیں۔ ہم اپنی فیملی اور دوستوں کے ساتھ کیا کھاتے پیتے ہیں سب دھیرے دھیرے تبدیل ہو رہا ہے۔ پالیسی تبدیلیوں کا ایک ہی نمونہ صارفین اور پیدا کاروں پر الگ الگ اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ تبدیلی جہاں ایک طرف شہری اور خوش حال صارفین کے لیے زبردست متبادل کی صورت پیدا کر سکتی ہے وہیں ایک کسان کے لیے روزی روٹی کا سنگین مسئلہ بھی بن سکتی ہے۔ یہ تبدیلیاں انفرادی ہیں کیونکہ یہ افراد اور ان کی طرز زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان کا بلاشبہ تعلق حکومت کے ذریعہ اپنائی جانے والی عوامی پالیسیوں سے اور عالمی تجارتی تنظیم (WTO) کے ساتھ اس کے معاہدے سے ہوتا ہے۔ اسی طرح بڑی پالیسی تبدیلیوں کا مطلب یہ ہے کہ ایک ٹیلی ویژن چینل کے بجائے آج واقعتاً بے شمار چینل ہیں۔ میڈیا میں ڈرامائی تبدیلی غالباً عالم کاری کے اثر ہی سب سے زیادہ دکھائی دیتی ہے۔ اگلے باب میں ہم اس پر زیادہ تفصیل سے بحث کریں گے۔ یہ محض چند ہی مثالیں ہیں لیکن یہ آپ کی ذاتی زندگی اور عالم کاری کی دوررس ظاہری پالیسیوں کے درمیان موجود قریبی باہمی رابطوں کا جائزہ لینے میں مددگار ثابت ہوں گی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ سماجیاتی تخیل خورد وکلاں کے اور ذاتی وعوامی کے درمیان رابطہ قائم کر سکتی ہے۔

سماجیات کی تعریف اکثر ایک ایسے مضمون کے طور پر کی جاتی ہے جو 'سماج' کا مطالعہ کرتا ہے۔ گیارھویں جماعت کی کتاب 1 میں اپنی بحث کو یاد کریں کہ سماج کی سرحدوں کو متعین کرنا آسان نہیں ہے۔ گاؤں کے مطالعے کا مطلب نہ یہ کہ صرف مختلف سماجی گروہوں اور ان کے سماج کا مطالعہ ہے بلکہ اس مطالعے میں یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ اس گاؤں کا سماج باہری دنیا سے کیسے وابستہ ہے۔ یہ وابستگی پہلے کے مقابلے زیادہ معقول ہے۔ ایک ماہر سماجیات یا ماہر سماجی انسانیات سماج کا مطالعہ الگ وجود کی شکل میں نہیں کر سکتا۔ جگہ اور وقت کی دوریاں سکڑ جانے کے سبب یہ تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ ماہرین سماجیات کو ان عالمی بین رابطے کو ذہن میں رکھتے ہوئے گاؤں، خاندانوں، نقل وحرکت، بچوں کی پرورش، کام وفرصت، دفتر شاہی تنظیموں یا ذاتوں کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ ان مطالعات میں عالمی تجارتی تنظیم کے اصولوں کا زراعت اور اس بنا پر کسانوں پر پڑنے والے اثرات کو بھی ذہن میں رکھنا ہوگا۔

عالم کاری کا اثر دوررس ہوتا ہے۔ یہ ہم سبھی پر اثر انداز ہوتا ہے لیکن اس کا اثر ہر ایک کے لیے الگ الگ ہوتا ہے۔ اس طرح جہاں کچھ کے لیے اس کا مطلب نئے مواقع کا حاصل ہونا ہو سکتا ہے وہیں دوسروں کے لیے یہ ذریعۂ معاش سے محرومی بھی ہے۔ جب چینی اور کوریائی ریشم کے دھاگے بازار میں آئے تو بہار کی ریشم کاتنے اور دھاگا بنانے والی عورتوں کو اپنی ملازمت سے محروم ہونا پڑا۔ بنکر اور صارفین اس دھاگے کو اس لیے ترجیح دیتے ہیں کہ یہ کسی حد تک سستا اور چمک دار ہوتا ہے۔ ہندوستان کے سمندروں میں بڑے بڑے مچھلی پکڑنے والے جہازوں کے آجانے سے اسی طرح کی بے دخلی واقع ہوئی۔ ان جہازوں کے ذریعہ مچھلیاں پکڑی جاتی ہیں جنھیں کبھی پہلے ہندوستانی مچھلی پکڑنے کے جہازوں کے ذریعہ اکٹھا کیا جاتا تھا۔ اسی طرح مچھلی کو چھاننے، خشک کرنے، فروخت کرنے اور جال بنانے والی عورتوں کی روزی روٹی پر خراب اثر پڑا۔ گجرات میں گوند اکٹھا کرنے والی عورتیں جو 'جولی پھرا' یا

باول کے پیڑوں سے گوند اکٹھا کرتی تھیں سوڈان سے سستی گوند کی درآمد کی وجہ سے اپنے روزگار سے محروم ہوگئیں۔ ہندوستان کے تقریباً سبھی شہروں میں ردی چننے والے لوگ کچھ حد تک اپنے روزگار سے محروم ہوئے کیونکہ ترقی یافتہ ملکوں سے ردی کاغذ کی درآمد ہونے لگی ہے۔ اسی باب میں ہم آگے دیکھیں گے کہ روایتی تماشا گر کے پیشوں پر اس عالم کاری کا کیا اثر پڑا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ عالم کاری کی سماجی اہمیت کافی زیادہ ہے۔ لیکن جیسا کہ آپ نے دیکھا سماج کے مختلف طبقوں پر اس کا اثر کافی الگ الگ ہے۔ اس لیے عالم کاری کے اثر کے بارے میں لوگوں کے خیالات ایک جیسے نہ ہو کر یکسر مختلف ہیں۔ بعض کو یقین ہے کہ عالم کاری اس لیے ضروری ہے کہ یہ ایک بہتر دنیا کی آمد کا اعلان کرتا ہے۔ دوسروں کو ڈر ہے کہ لوگوں کے مختلف طبقات پر عالم کاری کا اثر الگ ہوتا ہے۔ وہ دلیل دیتے ہیں کہ جہاں زیادہ مراعات یافتہ طبقے کے بہت سے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں وہیں مراعات سے محروم آبادی کے بڑے حصے کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ عالم کاری کوئی نیا عمل نہیں ہے۔ اگلے دو سیکشن میں ان امور پر بحث کرتے ہوئے۔ ہم یہ بھی پتہ لگائیں گے کہ قدیم دور میں عالمی سطح پر ہندوستان کے بین رابطے کیسے تھے۔ ہم یہ بھی جانچ کریں گے کہ واقعی عالم کاری کی بعض امتیازی خصوصیات کیا ہیں؟

6.1 کیا عالمی بین رابطے دنیا اور ہندوستان کے لیے نئے ہیں؟ (ARE GLOBAL INTERCONNECTIONS NEW TO WORLD AND TO INDIA)?

اگر عالم کاری عالمی بین روابط کے بارے میں ہے تو ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ کیا واقعی یہ کوئی نیا مظہر ہے؟ کیا ہندوستان اور دنیا کے مختلف حصے ابتدائی ادوار میں آپس میں بین عمل نہیں کرتے تھے؟

ابتدائی سال (THE EARLY YEARS)

ہندوستان آج سے دو ہزار سال پہلے بھی دنیا سے الگ نہیں تھا۔ ہم نے تاریخ کی درسی کتاب میں مشہور شاہراہ ریشم کے بارے میں پڑھا ہے۔ یہ شاہراہ صدیوں پہلے ہندوستان کو ان عظیم ثقافتوں سے جوڑتی تھی جو چین، فرانس، مصر اور روم میں واقع تھی۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہندوستان کے طویل ماضی کے دوران، دنیا کے مختلف حصوں سے لوگ کبھی تاجروں کی شکل میں، کبھی فاتح کے طور پر اور کبھی نئے مقامات کی تلاش میں مہاجروں کے طور پر یہاں آئے اور بس گئے۔ دور دراز کے گاؤں میں اکثر لوگ ایسے زمانے کو یاد کرتے ہیں جب ان کے آبا و اجداد کہیں اور رہا کرتے تھے جہاں سے وہ آئے تھے اور وہاں بس گئے جہاں وہ اب رہتے ہیں۔

باکس 6.1

یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ سنسکرت زبان میں ماہر صرف ونحو (قواعد زبان)، پانِنی جس نے قبل مسیح چوتھی صدی کے آس پاس سنسکرت کے قواعد اور صوتیات کو مرتب اور تبدیل کیا تھا، افغان نژاد تھا......ساتویں صدی کا چینی دانشور ای جنگ نے چین سے ہندوستان کے اپنے راستے جاوا (سری وجے کے شہر میں) میں سنسکرت سیکھی تھی۔ بین عمل کا اثر تھائی لینڈ سے ملایا، انڈو چائنا، انڈونیشیا، فلپائن، کوریا اور جاپان تک پورے ایشیا میں زبانوں اور فرہنگوں پر دکھائی دیتا ہے......

ہمیں 'کوپ منڈوک' (کنویں کے مینڈک) سے متعلق ایک تمثیلی حکایت میں 'بے تعلقی کے رویئے' کے خلاف تنبیہ ملتی ہے۔ اسے متعدد پرانی سنسکرت کتابوں میں بار بار دہرایا گیا ہے۔ کوپ منڈوک ایک مینڈک ہے جو زندگی بھر ایک کنویں میں رہتا ہے۔ وہ اور کچھ نہیں جانتا اور باہر کی ہر چیز کے بارے میں شک کرتا ہے۔ وہ کسی سے بات نہیں کرتا اور کسی کے ساتھ بھی موضوع پر استدلال نہیں کرتا۔ اسے تو بس باہری دنیا کے بارے میں اپنے دل میں شک ہے۔ دنیا کی سائنسی، ثقافتی اور معاشی تاریخ درحقیقت بہت ہی محدود ہوتی اگر ہم کنویں میں رہنے والے اس مینڈک کی طرح زندگی گزارتے۔ (سین 2005:84-86)

بین الاقوامی باہمی تعاملی یہاں تک کہ عالم گیر نظریہ بھی اسی طرح جدید دور کے لیے نئی ترقیاں انفرادیت یا جدید ہندوستان کے لیے منفرد نہیں ہے۔

استعماریت اور عالمی ربط (COLONIALISM AND THE GLOBAL CONNECTION)

ہم نے جدید ہندوستان میں سماجی ترقی کی کہانی نوآبادیاتی دور سے شروع کی تھی۔ آپ نے باب 1 میں پڑھا کہ جدید سرمایہ داری کا اس کی ابتدا میں سے ایک عالم گیر پہلو رہا ہے۔ استعماریت اس نظام کا ایک حصہ تھی جسے پونجی، خام مواد، توانائی، بازار کے نئے وسائل اور ایک ایسے نیٹ ورک کی ضرورت تھی جو اسے قائم رکھ سکے۔ آج عالم کاری یا گلوبلائزیشن کی شناخت ایک توضیحی خاصیت کے حوالے سے بڑے پیمانے پر لوگوں کی نقل وحرکت یا ہجرت کے طور پر کی جاتی ہے۔ تاہم، آپ جانتے ہیں کہ غالباً لوگوں کی سب سے بڑی نقل وحرکت یورپی لوگوں کی ہجرت (ترک وطن) تھی جو امریکہ اور آسٹریلیا میں بس گئے تھے۔ آپ یاد کریں گے کہ کس طرح ہندوستان سے معاہدے کے ذریعہ پابند مزدوروں کو جہازوں میں بھر کر ایشیا، افریقہ اور شمالی جنوبی امریکہ کے دور دراز کے علاقوں میں کام کرنے کے لیے لے جایا گیا اور غلامی کی تجارت کے تحت ہزاروں افریقیوں کو دور دراز ملکوں میں بھیج دیا گیا۔

آزاد ہندوستان اور دنیا (INDEPENDENT INDIA AND THE WORLD)

آزاد ہندوستان نے عالم گیر زاویۂ نگاہ اپنائے رکھا جو کئی معنوں میں ہندوستانی قوم پرست تحریکوں سے وراثت میں ملا تھا۔ پوری دنیا میں آزادی کی جدوجہد کے لیے پیمان وابستگی اور دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والے لوگوں کے ساتھ یکجہتی اس تصور کا لازمی جز وتھا۔ بہت سے ہندوستانیوں نے تعلیم اور کام کے حصول کے لیے سمندر پار سفر کیا۔ نقل وطن ایک جاری رہنے والا عمل تھا۔ خام مال، اشیا اور ٹکنالوجی کی برآمد درآمد آزادی کے بعد سے ہی ترقی کا ایک اہم حصہ بنی رہی۔ غیر ملکی کمپنیاں ہندوستان میں عمل پذیر تھیں۔ لہٰذا ہمیں خود سے پوچھنے کی ضرورت ہے کہ کیا تبدیلی کا موجودہ عمل بنیادی طور پر اس عمل سے مختلف ہے جسے ہم نے ماضی میں دیکھا تھا۔

6.2 عالم کاری کی فہم (UNDERSTANDING GLOBALISATION)

ہم نے دیکھا کہ ابتدائی دور سے ہی کروی دنیا کے ساتھ ہندوستان کے رشتے امتیازی اہمیت کے حامل تھے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ مغربی سرمایہ داری جیسا کہ وہ یورپ میں ابھری، استعماریت کی شکل میں دیگر ملکوں کے وسائل پر عالم گیر کنٹرول کے ذریعہ قائم

ہوئی۔ تاہم، اہم سوال یہ ہے کیا عالم کاری محض عالم گیر بین رابطوں سے متعلق ہے یا پیداوار اور مواصلات، محنت اور پونجی کی تقسیم کے سرمایہ دارانہ نظام، ٹکنالوجی سے متعلق اختراع اور ثقافتی تجربات، حکمرانی کے طریقوں اور سماجی تحریکوں میں کچھ اہم تبدیلیوں کے حوالے سے ہے۔ یہ تبدیلیاں اہم ہیں اگر چہ کچھ نمونے سرمایہ داری کے ابتدائی مراحل میں پہلے بھی ظاہر ہوئے تھے۔ کچھ ایسی تبدیلیوں کے ذریعہ جو مواصلاتی انقلاب سے پیدا ہوئیں ہمارے کام اور زندگی کے طور طریقوں کی زبردست طریقے میں کایا پلٹ ہوئی ہے۔

ہم ذیل میں عالم کاری کی چند امتیازی خصوصیات کے بارے میں بتانے کی کوشش کریں گے۔ آپ ان کا پوری طرح تجزیہ کرنے کے بعد محسوس کریں گے کہ کیوں عالم گیر بین رابطے کی براہ راست تعریف عالم کاری کی گہرائی اور پیچیدگی کو واضح نہیں کر پاتی۔

عالم کاری سے مراد جوں جوں سماجی اور معاشی رشتے عالم گیر پیمانے پر وسیع ہو رہے ہیں ویسے ویسے، دنیا کے خطوں اور ملکوں کے درمیان ایک دوسرے پر انحصار کا بڑھنا ہے۔ اگر چہ معاشی قوتیں عالم کاری کا لازمی جزو ہیں تاہم یہ کہنا غلط ہوگا کہ اکیلے ہی یہ اس کی تشکیل کرتی ہیں۔ اطلاعات اور مواصلات کی ترقی کے ذریعہ ہی یہ سب سے زیادہ آگے بڑھا ہے کیونکہ ان سے پوری دنیا کے لوگوں کے درمیان باہمی رابطے کی رفتار اور دائرہ میں بڑھا اور گہرا ہوا ہے۔ مزید برآں جیسا کہ ہم دیکھیں گے کہ سیاسی سیاق وسباق میں بھی اسے وسعت حاصل ہوئی۔ آیئے عالم کاری کی مختلف جہتوں پر ایک نظر ڈالیں۔ اپنی بحث کو مزید آسان بنانے کے لیے ہم معاشی، سیاسی اور ثقافتی پہلوؤں پر الگ الگ غور کریں گے۔ تاہم آپ یہ بھی محسوس کریں گے یہ کیسے مربوط ہیں اور کتنا ایک دوسرے سے گہرائی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔

عالم کاری کی مختلف جہات (THE DIFFERENT DIMENSIONS OF GLOBALISATION)

معاشی (THE ECONOMIC)

ہندوستان میں ہم لبرلائزیشن (نرم کاری) اور گلوبلائزیشن (عالم کاری) دونوں اصطلاحات کا استعمال کرتے رہتے ہیں۔ یہ دراصل ایک دوسرے سے متعلق تو ہیں لیکن ایک جیسی نہیں ہیں۔ ہندوستان میں ہم نے دیکھا کہ ریاست نے 1991 میں اپنی معاشی پالیسی میں تبدیلی لانے کا فیصلہ کیا۔ ان تبدیلیوں کو لبرلائزیشن کی پالیسی کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

a۔ لبرلائزیشن کی معاشی پالیسی

عالم کاری میں پوری دنیا میں سماجی اور معاشی رشتوں کی توسیع شامل ہے۔ اس وسعت کی حوصلہ افزائی چند معاشی پالیسیوں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ مجموعی طور پر اس عمل کو ہندوستان میں لبرلائزیشن یا نرم کاری کہا جاتا ہے۔ نرم کاری اصطلاح سے مراد ایسے متعدد پالیسی فیصلے سے ہے جو حکومت ہند کے ذریعہ 1991 میں ہندوستانی معیشت کو عالمی بازار کے لیے کھول دینے کے مقصد سے لیے گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی معیشت پر کنٹرول رکھنے کے لیے حکومت کے ذریعہ اس سے پہلے اپنائی جانے والی پالیسیوں پر پابندی لگ گئی۔ حکومت نے آزادی کے حصول کے بعد کئی ایسے قانون بنائے جن کے ذریعہ یہ یقینی بنایا گیا کہ ہندوستانی بازار اور ملکی کاروبار وسیع عالمی مسابقت سے محفوظ رہیں۔ اس پالیسی کے پس پردہ یہ مفروضہ تھا کہ استعماریت سے آزاد ملک آزاد بازار کی حالت میں خسارے میں رہے گا۔ آپ باب 1 میں استعماریت کے معاشی اثرات کے بارے میں پہلے ہی پڑھ چکے ہیں۔ حکومت کو یہ بھی یقین تھا کہ اکیلا بازار ہی

لوگوں کی فلاح و بہبود بالخصوص بنیادی سہولیات سے محروم طبقے کا خیال نہیں رکھ سکے گا۔ یہ محسوس کیا گیا کہ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے حکومت کو اہم ذمہ داری نبھانی چاہیے۔ جیسا کہ آپ نے باب 3 میں پڑھا کہ ہندوستانی آئین سازوں کے لیے سماجی انصاف کا مسئلہ کتنا اہم تھا۔

معیشت کی نرم کاری کا مطلب ہندوستانی تجارت کو باضابطہ بنانے والے اصولوں اور مالیاتی ضوابط کو ہٹا دینا تھا۔ ان تدابیر کو معاشی اصلاحات بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اصلاحات کیا ہیں؟ جولائی 1991 سے ہندوستانی معیشت نے اپنے سبھی اہم میدانوں (زراعت، صنعت، تجارت، غیر ملکی سرمایہ کاری، ٹکنالوجی، عوامی شعبہ اور مالیاتی ادارے وغیرہ) میں اصلاحات کا ایک طویل سلسلہ دیکھا ہے۔ بنیادی مفروضہ یہ تھا کہ عالمی بازار میں زیادہ سے زیادہ شمولیت ہندوستانی معیشت کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

لبرلائزیشن کے عمل میں بین الاقوامی اداروں جیسے بین الاقوامی زری فنڈ (IMF) سے قرض لینا بھی شامل تھا۔ یہ قرض متعینہ شرائط پر دیے جاتے ہیں۔ حکومت کو بعض قسم کے اقدامات کرنے کے وعدے کی پابندی کرنی ہوتی ہے۔ ان اقدامات میں ساختی تطابق کی پالیسی شامل ہے۔ ان تطابق یا موافقت میں عام طور پر سماجی شعبوں جیسے صحت، تعلیم اور سماجی تحفظ میں حکومت کے اخراجات میں کمی کرنا شامل ہوتا ہے۔ دیگر بین الاقوامی اداروں جیسے عالمی تجارتی تنظیم (WTO) کے حوالے سے بھی یہ بات کہی جاسکتی ہے۔

Ministerial Conference (M
The clarion call to 'D
reverberating fr
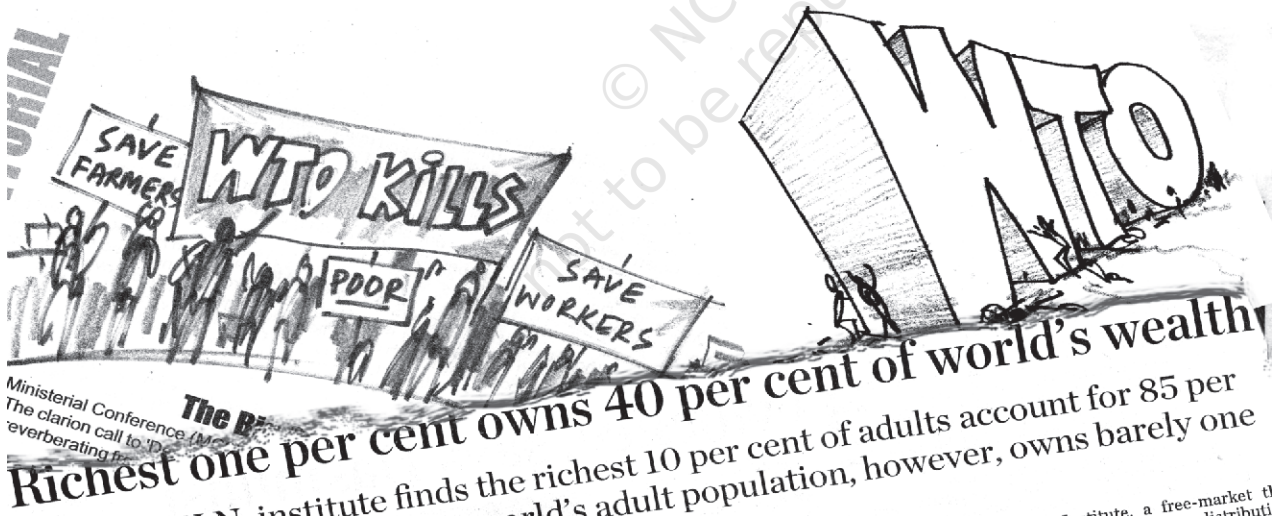
Richest one per cent owns 40 per cent of world's wealth

Report by U.N. institute finds the richest 10 per cent of adults account for 85 per cent of global assets. Half the world's adult population, however, owns barely one per cent of global wealth.

James Randerson

THE RICHEST one per cent of adults in the world owns 40 per cent of the planet's wealth, according to the largest study yet of wealth distribution. The report also finds that those in financial and internet sectors pre-

Research of the United Nations — is the first to chart wealth distribution in every country as opposed to just income. It included all the most significant components of household wealth, including financial assets and debts, land, buildings, and other tangible property. Together these total $125 trillion globally.

Anthony Shorrocks, director of the research institute at the United Nations led the study.

information from the rest.

The report found the richest 10 per cent of adults accounted for 85 per cent of the world total of global assets. Half of the world's adult population, however, owned barely one per cent of global wealth. Near the bottom of the list were India, with per capita wealth of $1,100, and Indonesia with assets per head of $1,400.

Many African nations as well as North Korea and the poorer Asia Pacific nations ... places where the worst off

Smith Institute, a free-market th... tank, disagreed that the distributi... global wealth was unfair.

He said: "The implicit assumpti... hind this is that there is a sup... wealth in the world and some have too much of that supply. ... wealth is a dynamic, it is constan... ated. We should not be asking wh... past has created wealth and how ... get it off them." He said that in ... question should be how more people could create wealth.

Ruth Lea, director of the ... Centre for Policy Studies, a ...

...e up to 236. This is in addi-
...Z proposals that have been
...nciple clearance.
...smen. Pillai said heart sur-

been allowed to execute textiles
In a related development
put in place the dos and ... for SEZ de-
velopers in terms of land

THE WINTER Session of Parlia-

b۔ کثیر ملکی کاروباری ادارے

عالم کاری کو متحرک کرنے والے بہت سے معاشی عوامل میں کثیر مملکتی کارپوریشن (TNCs) کے کردار کی خصوصی اہمیت ہے۔ ٹی این سی وہ کمپنیاں ہیں جو ایک سے زائد ملکوں میں اشیا یا خدمات پیش کرتی ہیں۔ یہ نسبتاً چھوٹی فرمیں بھی ہوسکتی ہیں۔ ان کے ایک دو کارخانے اس ملک سے باہر ہوتے ہیں جہاں وہ بنیادی طور پر واقع ہیں۔ یہ بہت بڑے کاروباری ادارے بھی ہوسکتے ہیں جن کا کاروبار پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہو جیسے کوکا کولا، جنرل موٹرز، کولگیٹ۔ پاپولر، کوڈک متسوبشی اور بہت سی دوسری کمپنیاں۔ اگر ان کی ایک واضح قومی بنیاد ہو تب بھی یہ عالمی بازاروں اور عالم گیر منافع رخی ہوتی ہیں۔ کچھ ہندوستانی کارپوریشن بھی کثیر قومی بن رہے ہیں، لیکن ہم یہاں یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ مجموعی طور پر ہندوستان کے عوام کے لیے اس رجحان کا کیا مطلب ہوسکتا ہے۔

c۔ الکٹرانک معیشت

الکٹرانک معیشت ایک اور عامل ہے جو معاشی عالم کاری کو سہارا دیتا ہے۔ کمپیوٹر کے ماؤس کو محض دبانے سے بینک، کارپوریشنز، فنڈ منیجر اور انفرادی سرمایہ کار اپنے فنڈ کو بین الاقوامی سطح

سرگرمی 6.2

کثیر مملکتی کاروباری اداروں کے ذریعہ تیار ایسی اشیا کی فہرست بنائیں جن کا استعمال آپ کرتے ہیں یا آپ نے بازار میں دیکھا ہے یا جن کے اشتہارات کو آپ نے سنا یا دیکھا ہے۔ اس طرح کی تیار اشیا کی فہرست بنائیں جیسے:

- جوتے
- کیمرے
- کمپیوٹر
- ٹیلی ویژن
- کاریں
- میوزک سسٹم
- صابن یا شیمپو جیسے زیب و زینت کا سامان
- کپڑے
- پروسس کی ہوئی غذا
- چائے
- کافی
- دودھ پاؤڈر

Knee-jerk reactions behin high market volatility

Developments both at home and abroad sway sentiment

THE STOCK markets are once again displaying a high degree of volatility. Extreme swings in stock prices may mean nervousness and uncertainty on the part of investors. Some volatility is perhaps unavoidable and some would even say it is healthy for the markets at the current state of development. It may be taken as an indication of different sets of players with different obj... playing their ro... and buy...

...a re... ...rmal course.

...reater maturity

However, the absence of exaggerated expectations has been a welcome feature of the recent rallies. This indicates a far higher level of maturity than ever before. Yet while almost everyone expected short bursts of reversal followed by upturns, very few expected the drastic drop in share prices that took place on December 11 and 12. The previous week had ended on a weak note, with the Sensex closing at 13799, some 173

CONTAGION EFFECT: *An investor watches the market closing on the screen at the entrance of the Bombay Stock Exchange. The Sensex nosedived by 349 points on Tuesday last on news that the monetary authorities of Thailand imposed exchange controls.* – PHOTO PTI

THE YEAR OF BULLS AND BUYOUTS

The spurt in the Sensex kept up the belief in the India story. Bulls charged forth, while the economy grew wings and took flight

پر منتقل کر سکنے کے اہل ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس طرح فوری الکٹرانک ذریعے بھیجنے کا یہ طریقہ نہایت دشوار گزار بھی ہے۔ ہندوستان میں اکثر اسٹاک ایکسچینج میں ہونے والے اتار چڑھاؤ کے حوالے سے بحث کی جاتی ہے جو غیر ملکی اصل کاروں کے ذریعہ منافع کے لیے اچانک بڑی مقدار میں اسٹاک خریدنے یا فروخت کرنے کے سبب پیدا ہوتا ہے۔ ایسے تبادلے مواصلاتی انقلاب کی وجہ سے ممکن ہوئے ہیں جس کے بارے میں ہم آگے بحث کریں گے۔

d۔ بے وزن معیشت یا علم پر مبنی معیشت

عالم کاری گزشتہ ادوار کے برعکس اب ابتدائی طور پر زراعت یا صنعت پر مبنی نہیں ہے۔ بے وزن معیشت وہ ہوتی ہے جس میں پروڈکٹ معلومات یا اطلاع پر مبنی ہوتے ہیں جیسے کمپیوٹر، سافٹ ویئر، میڈیا اور تفریح سے متعلق اشیا اور انٹرنیٹ پر مبنی خدمات۔ علم پر مبنی معیشت وہ ہوتی ہے جس میں زیادہ تر قوت محنت مادی پیداوار یا مادی اشیا کی تقسیم میں نہیں شامل ہوتی بلکہ ان کے ڈیزائن، ترقی، ٹکنالوجی، مارکیٹنگ، فروخت اور خدمات میں لگی ہوتی ہے۔ اس معیشت میں آپ کے پڑوس میں واقع کھانے پینے کی انتظامی خدمات سے لے کر بڑی بڑی ایسی تنظیم بھی شامل ہوتی ہے جو کانفرنسوں جیسی کاروباری تقریبات سے لے کر شادی جیسی فیملی تقریبات کے لیے میزبانی کی اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ ایسے بھی بہت سے نئے نئے کاروبار ہیں جن کے بارے میں چند دہائیوں پہلے نہیں سنا گیا تھا۔ مثال کے طور پر پروگرام (event) منیجر۔ کیا آپ نے ان کے بارے میں سنا ہے۔ اسی طرح کی کن ہی نئی خدمات کے بارے میں دریافت کیجیے۔

باکس 6.2

ہم میں بہت سے لوگ ہوا میں پیسہ کما لیتے ہیں: ہم ایسا کچھ تیار نہیں کرتے جن کا وزن کیا جا سکے، لمس ہو یا آسانی سے اس کی پیائش کی جا سکتی ہو۔ ہماری پیداوار بندرگاہوں پر ڈھیر لگا کر اکھٹی نہیں کی جاتی، مال گودام میں نہیں رکھی جاتی یا ریلوے کے مال ڈبوں میں بھر کر بھیجی نہیں جاتی۔ ہم میں زیادہ تر لوگ اپنی روزی روٹی خدمات فراہم کر کے فیصلہ، اطلاع اور تجزیہ کرنے کے ذریعہ کرتے ہیں۔ بھلے ہی ہم اپنا کام کسی ٹیلی فون کال سنٹر، وکیل کے آفس، سرکاری محکمے اور کسی سائنسی تجربہ گاہ میں انجام دیتے ہوں۔ ہم تھن ایئر (Thin-air) کاروبار میں لگے ہوئے ہیں۔

ماخذ: چارلس لیڈ بیٹر 1999 لیونگ آن تھن ایئر: دی نیو اکنامی (لندن ویکنگ)

باکس 6.2 کے لیے مشق

1۔ اپنے قریبی پڑوس سے معلوم کریں کہ وہاں کے نوجوان کس طرح کی ملازمت کرتے ہیں۔ ان کاموں کی فہرست بنائیں۔ آپ کے خیال میں کتنے لوگ کسی نہ کسی شکل میں خدمات فراہم کرنے میں لگے ہیں۔ بحث کریں۔

2۔ اپنے کلاس سے پتہ لگائیں کہ آپ کے ہم جماعت مستقبل کے بارے میں کسی طرح کا منصوبہ بنا رہے ہیں؟ بے وزن معیشت کے حوالے سے بحث کریں۔

e۔ مالیات کی عالم کاری

یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ پہلی بار خاص طور پر انفارمیشن ٹیکنالوجی کے انقلاب کے سبب مالیات کا عالم کاری ہوا ہے۔ عالمی طور پر مربوط مالیاتی بازار الکٹرانک حلقے میں سینکڑوں اور اربوں ڈالر کا تبادلہ ہیں۔ پونجی اور سیکورٹی یا ضمانتی بازاروں میں 24 گھنٹے تجارت چلتی رہتی ہے۔ نیویارک، ٹوکیو اور لندن جیسے شہر مالیاتی تجارت کے اہم مراکز ہیں۔ ہندوستان میں ممبئی کو ملک کی مالیاتی راجدھانی کہا جاتا ہے۔

سرگرمی 6.3

- ٹیلی ویژن پر اُن چینلوں کی تعداد شمار کریں جو کاروباری ہیں اور اسٹاک بازاروں، غیر ملکی راست سرمایہ کاریوں کے بہاؤ، مختلف کمپنیوں کی مالی رپورٹیں وغیرہ پیش کرتے ہیں۔ آپ حسب خواہش ہندوستانی زبان کے چینل یا انگریزی چینلوں پر اپنی توجہ مبذول کر سکتے ہیں۔
- مالیات سے متعلق چند اخباروں کے نام دریافت کریں۔
- کیا عالمی رجحانات پر کسی طرح کا فوکس دیکھتے ہیں؟ بحث کیجیے۔
- آپ کے خیال میں کیا ان رجحانات کے سبب ہماری زندگیاں متاثر ہوئی ہیں؟

عالمی مواصلات (GLOBAL COMMUNICATIONS)

ٹیکنالوجی اور عالمی ٹیلی مواصلات کے بنیادی ڈھانچے میں ہونے والی اہم پیش رفت سے عالمی مواصلات میں انقلابی تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اب کچھ گھروں اور بہت سے دفاتر میں باہری دنیا کے ساتھ رابطہ بنانے کے متعدد ذرائع موجود ہیں؛ جیسے ٹیلی فون (لینڈ لائن اور موبائیل دونوں قسم کے) فیکس مشینیں، ڈجیٹل اور کیبل ٹیلی ویژن، الکٹرانک میل اور انٹرنیٹ وغیرہ۔

آپ میں بعض کو ایسی بہت سی جگہوں کے بارے میں پتہ ہوگا اور کچھ کو نہیں بھی ہوگا۔ ہمارے ملک میں اسے اکثر 'ڈجیٹل ڈیوائڈ' کا اشاریہ مانا جاتا ہے۔ اس ڈجیٹل تقسیم کے باوجود ٹکنالوجی کی یہ مختلف شکلیں وقت اور دوری کو سمیٹ دیتی ہیں۔ سیارے کے مخالف جانب بنگلور اور نیویارک میں بیٹھے دو افراد نہ صرف یہ کہ بات چیت کر سکتے ہیں بلکہ دستاویزوں اور تصویروں کو سٹیلائٹ ٹکنالوجی کی مدد سے ایک دوسرے کو بھیج بھی سکتے ہیں۔ عالم کاری کے عمل نے دنیا میں نیٹ ورک سوسائٹی اور میڈیا سوسائٹی کو قائم کیا ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک کے درمیان باہمی تعلقات قائم ہوئے ہیں۔ لیکن اس میں ابھی موثر اور اہم سدھار کی ضرورت ہے۔ ہندوستان میں حکومت ہند نے اس ضمن میں ایک جانب پر متعدد امکانات والے منصوبہ ''ڈجیٹل انڈیا'' کی شروعات کی ہے۔ جو ہر طرح کے تبادلہ میں (ڈجیٹلائزیشن کو امدادی وحدت کی صورت میں قائم کرے گی۔ یہ قدم ہندوستان میں ایک ایسے تبادلہ کو وجود بخشے گا جو ڈجیٹل اعتبار سے طاقتور ہندوستانی سماج، علم اور معاشی نظام کو وسعت دے گا۔ آپ نے گزشتہ ابواب میں دیکھا کہ بیرونی وسائل سے کیسے کام لیا جاتا ہے۔

سرگرمی 6.4

- کیا آپ کے پڑوس میں کوئی انٹرنیٹ کیفے ہے؟
- اس کے استعمال کنندگان کون ہیں؟ وہ انٹرنیٹ کا کس طرح کا استعمال کرتے ہیں؟
- کیا یہ کام کے لیے ہے؟ کیا یہ تفریح کی کوئی نئی شکل ہے؟
- کیا آپ کے پڑوس میں کوئی STDیا ISD ٹیلی فون بوتھ ہے؟ کیا یہاں کوئی فیکس کی بھی سہولت ہے؟

باکس 6.3

1990 کی دہائی میں عالم گیر سطح پر انٹرنیٹ کا استعمال بہت زیادہ بڑھ گیا۔ 1998 میں دنیا بھر میں 7 کروڑ لوگ انٹرنیٹ کا استعمال کرتے تھے۔ ان میں سے 62فی صدی ریاست ہائے متحدہ امریکا اور کناڈا میں تھے جب کہ 12فی صد ایشیا میں تھے۔ 2000 تک انٹرنیٹ کے استعمال کنندگان کی تعداد بڑھ کر 32.5 کروڑ ہوگئی۔ ہندوستان میں 2000 تک انٹرنیٹ کے گاہکوں کی تعداد 30لاکھ ہوگئی۔ پھر 1.5 کروڑ لوگ اس کا استعمال کرنے لگے اس زبردست اضافے کی وجہ پورے ملک میں سائبر کیفے کی بھرپور دستیاب تھی۔ (سنگھل اور روجرس 2001:235)

15 اگست 2006 کو براڈکاسٹ CNN-IBN کی سروے رپورٹ کے مطابق ملک کے 7فی صد نوجوان انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہیں جب کہ محض 3فی صد گھروں میں کمپیوٹر موجود ہے۔ ان اعداد وشمار سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں کمپیوٹر تیزی سے بڑھتی تعداد کے باوجود اس سہولت کے استعمال کنندگان کے درمیان بڑا فاصلہ ہے۔ سائبر کنیکٹو یٹی زیادہ تر شہری علاقوں تک محدود ہے جو کہ سائبر کیفے کی شکل میں موجود ہے۔ لیکن دیہی علاقوں میں جہاں بڑے پیمانے پر بجلی کی کٹوتی، ناخواندگی اور ٹیلی فون جیسی سہولیات کی عدم موجودگی ہے اس کو غیر متعلق بنائے ہوئے ہے۔

باکس 6.4

ہندوستان میں ٹیلی مواصلات کی توسیع

جب ہندوستان نے 1947 میں آزادی حاصل کی اس وقت اس نئے ملک میں 84,000 ٹیلی فون لائنیں 35 کروڑ کی آبادی کے لیے تھیں۔ تینتیس سال بعد 1980 تک بھی ہندوستان کی ٹیلیفون خدمات بہتر نہیں تھیں؛ تب 70 کروڑ کی آبادی کے لیے صرف 25لاکھ ٹیلی فون اور 12,000 پبلک فون تھے اور ہندوستان کے 6,00,000 گاؤں میں سے صرف 3فی صد میں ہی ٹیلی فون لگے

ہوئے تھے۔ 1990 کی دہائی کے آخری سالوں میں ٹیلی مواصلاتی صورت حال میں زبردست تبدیلی پیدا ہوئی۔ 1999 تک ہندوستان میں 2.5 کروڑ ٹیلی فون لائنیں لگ چکی تھیں؛ جو ملک کے 300 شہروں، 4,869 قصبوں اور 310,897 گاؤں میں پھیلی ہوئی جن کے سبب ہندوستان کا ٹیلی مواصلاتی نیٹ ورک دنیا میں نواں سب سے بڑا نیٹ ورک بن گیا۔

.....1988 اور 1998 کے درمیان کسی نہ کسی طرح کی سہولیت والے گاؤں کی تعداد 27,316 سے بڑھ کر 300,000 (یعنی ہندوستان میں گاؤں کی کل تعداد سے آدھی) ہوگئی۔ 2000 تک کوئی 6,50,000 پبلک کال آفس (PCO) ہندوستان میں دور دور تک دیہی پہاڑوں اور قبائلی علاقوں میں معتبر ٹیلی فون خدمات فراہم کرنے لگے تھے جہاں ٹیلی فون کرنے کے خواہش مند افراد آرام سے (پیدل چل کر) جاتے، ٹیلی فون کرتے اور میٹر کے ذریعہ آنے والے بل کو ادا کرتے۔

اس طرح پی سی او کی سہولت دستیاب ہو جانے سے فیملی ممبران کے ساتھ رابطہ بنائے رکھنے کی ہندوستانی لوگوں کی ایک زبردست سماجی وثقافتی ضرورت پوری ہوگئی۔ جیسے ہندوستان میں شادی وغیرہ کی تقریبات میں شامل ہونے، رشتہ داروں کے پاس جانے، اور آخری رسوم وغیرہ میں شرکت کے لیے ٹرین سے سفر پسندیدہ ذریعہ ہے، ویسے ہی ٹیلی فون بھی قریبی فیملی بندھنوں کو قائم رکھنے کا سب سے آسان طریقہ مانا جاتا ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ ٹیلی فون سے متعلق خدمات کے زیادہ تر اشتہار میں ماں کو بیٹے بیٹیوں سے اور دادا دادی یا نانا نانی کو پوتے پوتیوں یا نواسے نواسیوں سے بات کرتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ٹیلی فون کی توسیع کمرشیل استعمال کے علاوہ اپنے استعمال کنندہ کے لیے ایک مضبوط سماجی وثقافتی عمل بھی انجام دیتی ہے۔

(سنگھل اور روجرس 89-2001:188)

باکس 6.2 کے لیے مشق

ذاتی رشتوں اور ٹیلی مواصلات پر ایک مضمون لکھیے۔

سیلولر ٹیلی فون میں بھی زبردست اضافہ ہوا اور زیادہ تر شہر میں رہنے والے متوسط طبقہ کے نوجوانوں کے لیے سیل فون ان کی ذات کا ایک جزو بن گیا اس طرح سیل فون کے استعمال میں بھی اضافہ ہوا اور طریقوں میں بھی کافی تبدیلی دکھائی دی۔ حسب ذیل باکس میں دی گئی معلومات ان تبدیلیوں کی جانب اشارہ کرتی ہے:

باکس 6.5

1998 میں وزارت داخلہ حکومت ہند نے موبائل ٹیلی فون کے لیے پیشگی ادائیگی کے نقد کارڈوں کی کھلی فروخت پر پابندی لگادی، اور دلیل یہ دی کہ نقد پیشگی ادائیگی کارڈوں کا استعمال جرائم پیشہ لوگ کر رہے ہیں جس سے تفتیش کرنے والوں کو مجرموں کا پتہ لگانے میں دشواری ہوتی ہے۔ تاہم مجرموں کے ذریعہ استعمال کیے جانے والے ٹیلی فون کارڈوں کی تعداد کل تعداد کے مقابلے بالکل برائے نام ہے۔ ٹیلی فون آپریٹروں کے لیے یہ احکامات صادر کر دیے گئے کہ کسی بھی گاہک کو نقد کارڈوں کی خوردہ فروشی سے پہلے اس کے نام اور پتے کی تصدیق ضرور کر لیں۔ نجی آپریٹروں کا ماننا ہے کہ وہ اپنے کاروبار کے تقریباً 50 فی صد حصے سے اس غیر ضروری تصدیق سے محروم ہو رہے ہیں۔

موبائل ٹیلی فون کے نئے گاہکوں کی تعداد میں 1998 میں تقریباً 50 فی صد کی کمی آئی جب ہندوستانی انکم ٹیکس محکمے نے یہ حکم دیا کہ موبائل ٹیلی فون رکھنے والے ہر فرد کو اپنا انکم ٹیکس داخل کرنا چاہیے۔ یہ حکم اس خیال پر مبنی تھا کہ اگر کوئی فرد موبائل ٹیلی فون جیسی کوئی 'آسائشی شئے' رکھنے کا خرچ اٹھا سکتا ہے تو اس کی آمدنی اتنی ضرور ہوگی کہ اسے انکم ٹیکس ریٹرن فائل کرنا چاہیے۔

(سنگھل اور روجرس 04–2001:203)

باکس 6.6

ہندوستان دنیا میں موبائل فون کے تیزی سے بڑھتے ہوئے بازاروں میں سے ایک بن گیا ہے۔ ہندوستان میں موبائل خدمات کمرشیل طور پر 1995 سے شروع کی گئی تھیں۔ شروع کے 6 – 5 سالوں میں اس کے گاہکوں میں اضافے کا اوسط 50,000 سے 1 لاکھ کے درمیان تھا اور دسمبر 2002 میں کل موبائل گاہکوں کی تعداد بڑھ کر ڈیڑھ کروڑ تک پہنچ گئی۔ اگرچہ موبائل ٹیلی فون کے لیے 1994 کی نئی ٹیلی مواصلاتی پالیسی کی تعمیل کی گئی لیکن شروعاتی سالوں میں اس کی افزائش کی شرح دھیمی رہی کیونکہ ہینڈسیٹ کی قیمت اونچی رہی اور موبائل ٹیلی فون کے ٹیرف زیادہ تھے۔ موبائل ٹیلی فون کے معاملے میں نئی ٹیلی کام پالیسی صنعت نے کئی ایسے اقدامات کیے جو صارف کی ترغیبات کا باعث تھے۔ موبائل گاہکوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔ سال 2003 میں ملک بھر میں 1.60 کروڑ نئے موبائلوں کا اضافہ ہوا۔ اس کے بعد 2004 میں 2.2 کروڑ اور 2005 میں 3.2 کروڑ نئے موبائلوں کا اضافہ ہوا۔ ستمبر 2006 میں ہندوستان میں 12.344 کروڑ لوگوں کے پاس موبائل تھے جب کہ ہندوستان سے زیادہ موبائل فون والے صرف تین ممالک چین میں 40.8 کروڑ، یو ایس اے میں 170 کروڑ اور روس میں 130 کروڑ تھے۔

باکس 6.7

طلبا نے کلام کو احتجاجی خط بھیجا

ایک یونیورسٹی کے وائس چانسلر...... کے ذریعہ این ڈی ٹی وی چینل پر دیے گئے بیان نے طلبا کو زبردست احتجاج پر اکسایا......
وائس چانسلر نے ڈریس کوڈ نافذ کرنے اور سیل فون پر پابندی کے اپنے فیصلے کا دفاع یہ کہتے ہوئے کیا تھا کہ طلبا نے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔
لیکن طلبا نے پابندی کی تائید سے انکار کیا اور پہلے منظم احتجاج میں انھوں نے صدر جمہوریہ اے پی جے عبدالکلام سے مداخلت کرنے کی درخواست کی۔

(ماخذ: *http://www.ndtv.com (Thursday, January 19, 2006 (Chennai* (جمعرات، 19 جنوری 2006، چنئی)

باکس 6.5، 6.6 اور 6.7 کے لیے مشق

- اوپر کے 3 باکسوں کو بغور پڑھیں۔
- وہ سیل فون کے استعمال بے تحاشہ اضافے کے بارے میں کیا خیالات ظاہر کرتے ہیں؟
- کیا آپ سیل فون کے تئیں رویے اور قبولیت میں کوئی تبدیلی دیکھتے ہیں؟

سرگرمی 6.5

1980 کی دہائی کے آخر میں، ابتدائی طور پر سیل فون کو (جرائم پیشہ کے غلط استعمال کی وجہ سے) بے اعتمادی کی نظر سے دیکھا گیا۔ بعد ازاں 1998 تک اسے آسائشی اشیا کے طور پر مانا گیا (یعنی صرف امیر لوگوں کے ذریعہ ہی انھیں رکھا جا سکتا ہے اور اس کے استعمال کنندگان پر ٹیکس لگایا جانا چاہیے)۔ 2006 تک آتے آتے ہندوستان سیل فون کے استعمال میں دنیا کے چوتھا سب سے بڑا ملک بن گیا۔ اب سیل فون یہاں کی زندگی کا اتنا اہم جزو بن گیا کہ جب طلبا کو کالج میں سیل فون استعمال نہ کرنے کے لیے کہا گیا تو وہ ہڑتال پر جانے اور ملک کے صدر سے درخواست کرنے پر آمادہ ہو گئے۔

ہندستان میں سیل فون کے استعمال میں ہونے والے حیرت انگیز اضافے کے اسباب پر کلاس میں بحث کا انعقاد کرنے کی کوشش کریں۔

- کیا یہ اضافہ چالاکی سے کی جانے والی مارکیٹنگ اور میڈیا مہم کے سبب واقع ہوئی؟ کیا سیل فون اب بھی حیثیت کی علامت ہے؟
- کیا دوستوں، رشتہ داروں اور عزیزوں سے رابطہ رکھنے اور ان سے جڑے رہنے کے لیے سیل فون انتہائی ضروری ہے؟
- کیا ماں باپ بچے کہاں پر ہیں، اس بارے میں اپنی فکر کو کم کرنے کے لیے اس کے استعمال کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں؟
- نوجوان سیل فون کی ضرورت اتنی شدت سے کیوں محسوس کر رہے ہیں؟ مختلف اسباب کا پتہ لگانے کی کوشش کیجیے۔

عالم کاری اور مزدور (GLOBALISATION AND LABOUR)

عالم کاری اور ایک نئی بین الاقوامی محنت تقسیم (GLOBALISATION AND A NEW INTERNATIONAL DIVISION OF LABOUR)

محنت کی ایک نئی بین الاقوامی تقسیم ابھر کر سامنے آئی ہے جس میں تیسری دنیا کے شہروں میں زیادہ سے زیادہ معمول کی مینوفیکچرنگ پیداوار اور روزگار تیسری دنیا کے شہروں میں انجام دیا جاتا ہے۔ آپ نے باب 4 میں کام کے بیرونی وسائل یا ٹھیکے پر دیے جانے والے کاموں اور باب 5 میں معاہدہ پر مبنی کاشت کاری کے بارے میں پڑھا۔ یہاں ہم اس بارے میں صورت حال مزید واضح کرنے کے لیے 'نائیکے' کمپنی کی مثال پیش کر رہے ہیں۔

2019-20

نائیکے (Nike) کمپنی کو 1960 کی دہائی میں اپنے قیام کے وقت سے ہی کافی تیزی کے ساتھ فروغ حاصل ہوا۔ نائیکے (Nike) جوتوں کی درآمد کنندہ کمپنی کے طور پر ابھری۔ اس کے بانی فل نامٹ جاپان سے جوتے درآمد کیا کرتے تھے اور انھیں کھیل کود سے متعلق تقریبات میں فروخت کیا کرتے تھے۔ یہ کمپنی ایک کثیر قومی کاروباری ادارے یعنی کثیر مملکتی کارپوریشن کے طور پر سامنے آئی جس کا ہیڈ کوارٹر بیورٹن میں، پورٹ لینڈ، اورے گان کے باہر واقع ہے۔ صرف دو امریکی کارخانے ہی نائیکے (Nike) کے لیے جوتے بنایا کرتے تھے۔ پھر 1960 کی دہائی میں نائیکے (Nike) کے جوتے جاپان میں بنائے جانے لگے۔ جب وہاں لاگت بڑھی تو پیداواری عمل 1970 کی دہائی کے نصف میں جنوبی کوریا منتقل کر دیا گیا۔ پھر جب جنوبی کوریا میں مزدوری کی لاگت بڑھی تو 1980 کی دہائی میں پیداوار کو تھائی لینڈ اور انڈونیشیا تک پھیلا دیا گیا۔ اس کے بعد 1990 کی دہائی سے ہندوستان میں نائیکے (Nike) کے جوتوں کی پیداوار ہو رہی ہے۔ اگر اور کہیں مزدوری زیادہ سستی ہوگی تو مرکز پیداوار وہاں شروع کر دیا جائے گا۔ اس پورے عمل سے مزدور زیادہ کمزور اور غیر محفوظ ہو جاتے ہیں۔ محنت کا یہ لچیلا پن اکثر پیدا کاروں کے حق میں ہی کام کرتا ہے۔ ایک مرکزی مقام پر بڑے پیمانے پر اشیا کی پیداوار (Fordism) کے بجائے ہم الگ الگ مقامات پر پیداوار کے لچیلے نظام (Post-Fordism) کی طرف بڑھ چکے ہیں۔

باکس 6.8

ظاہری طور پر تو جنرل موٹرز نام کی کمپنی پونٹیاک لی مینس جیسی امریکی کار بناتی ہے۔ اس کی شوروم قیمت 20,000 ڈالر ہے جس میں سے صرف 7,600 ڈالر ہی امریکنوں (ڈیٹرائے کے کارکنان اور انتظامیہ، نیویارک کے وکیلوں اور بینک کاروں، واشنگٹن میں رہنے والے ترغیب کاروں اور پورے ملک کے جنرل موٹرز کے شیئر ہولڈروں) کے پاس جاتا ہے۔

باقی:

- مزدوری اور کار کے حصوں کو جوڑنے کے لیے جنوبی کوریا کو 48 فی صد
- الیکٹرانکس اور انجنوں جیسے ترقی یافتہ اجزا کے لیے جاپان کو 28 فی صد
- اسٹائلنگ اور ڈیزائن انجینئرنگ کے لیے جرمنی کو 12 فی صد
- چھوٹے کل پرزوں کے لیے تائیوان اور سنگاپور کو 7 فی صد
- باربوڈس یا آئیر لینڈ کو ڈاٹا پروسینگ کے لیے تقریباً 1 فی صد حصہ جاتا ہے۔

(ریچ 1991)

عالم کاری اور روزگار (GLOBALISATION AND EMPLOYMENT)

عالم کاری اور محنت کے بارے میں ایک اور اہم مسئلہ روزگار اور عالم کاری کے درمیان رشتوں کا ہے۔ یہاں بھی ہم نے عالم کاری کا غیر یکساں اثر دیکھا ہے۔ شہری مراکز کے متوسط طبقہ کے نوجوانوں کے لیے عالم کاری اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے انقلاب نے روزگار کے نئے نئے مواقع پیدا کیے ہیں۔ کالجوں سے حسب معمول بی۔ ایس۔ سی۔/ بی۔ اے۔/ بی۔ کام۔ کی ڈگری لینے کے بجائے وہ کمپیوٹر کے اداروں سے کمپیوٹر زبانیں سیکھ رہے ہیں یا کال سنٹروں، بزنس پروسس آؤٹ سورسنگ (BPO) کمپنیوں میں ملازمت اختیار کر رہے ہیں۔ وہ شاپنگ مال یا مختلف ریستورانوں میں ملازمت کرتے ہیں۔ تاہم جیسا کہ باکس 6.9 میں دکھایا گیا ہے روزگار کے رجحانات بحیثیت مجموعی مایوس کن ہی ہیں۔

باکس 6.9

''سب سے زیادہ غریب جنوبی ایشیا میں رہتے ہیں۔ غریبی کی شرح خاص طور پر ہندوستان، نیپال اور بنگلا دیش میں اونچی ہے'' جیسا کہ ''ایشیا اور بحرالکاہل کے علاقے میں محنت اور سماجی رجحانات 2005'' نام کی بین الاقوامی محنت تنظیم (ILO) کی رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے...... اس رپورٹ میں ایشیا کے علاقے میں بڑھتے ہوئے 'روزگار خلا' کا واضح تجزیہ کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس علاقے میں مؤثر معاشی نمو ہوئی ہے لیکن اس کے مطابق کام کے نئے مواقع نہیں پیدا ہو سکے ہیں۔ یعنی 2.5 کروڑ روزگار کے مواقع کا اضافہ ہوا جب کہ ان کی کل تعداد 1.588 ارب تھی جو کہ 7 فی صد سے زیادہ کی شرح نمو کو دیکھتے ہوئے تھی۔

"جاب گروتھ رمینس ڈس اپوائنٹنگ—آئی۔ایل۔او۔"لیبر فائل ستمبر–اکتوبر 2005 صفحہ 54

عالم کاری اور سیاسی تبدیلیاں (GLOBALISATION AND POLITICAL CHANGES)

کئی لحاظ سے اس بڑی سیاسی تبدیلی یعنی سابقہ سماجی دنیا کے سقوط سے عالم کاری کے عمل میں مزید تیزی پیدا ہوئی؛ نتیجتاً عالم کاری کو سہارا دینے والی معاشی پالیسیوں کے تئیں ایک مخصوص معاشی اور سیاسی انداز نظر پیدا ہوا۔ ان تبدیلیوں کو نیولبرل معاشی اقدامات کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ہم پہلے یہ دیکھ چکے ہیں کہ ہندوستان میں لبرلائزیشن کی پالیسی کے تحت کیا کیا ٹھوس اقدامات کیے گئے۔ مجموعی طور پر ان پالیسیوں میں آزاد کاروباری مہم جوئی سے متعلق سیاسی تصور دکھائی دیتا ہے جس میں یہ مانا جاتا ہے کہ بازار کی قوتوں کی آزادانہ فرماں روائی کرنا مؤثر بھی ہوگا اور منصفانہ بھی۔ لہٰذا اس میں ضابطہ بندی اور ریاست کے ذریعہ فراہم کی جانی والی اعانتیں دونوں کی ہی تنقید کی جاتی ہے۔ اس معنی میں عالم کاری کے موجودہ عمل میں سیاسی بصیرت اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ معاشی بصیرت۔ تاہم اس بات کا امکان ہو سکتا ہے کہ موجودہ عالم کاری سے کچھ مختلف قسم کا عالم کاری ہو۔ ہم اس طرح ایک مشمولی عالم کاری کا تصور کر سکتے ہیں جس میں سماج کے سبھی طبقات کی شمولیت ہو۔

عالم کاری کے ساتھ ایک دیگر اہم سیاسی پیش رفت سیاسی اشتراک کے لیے بین الاقوامی اور علاقائی میکانیت کی افزائش سے واقع ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں یورپی یونین جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی ایسوسی ایشن (Association of South East Asian Nations)(ASEAN)، جنوبی ایشیائی علاقائی کانفرنس (South Asian Regional Conference)(SARC) اور حالیہ کا ساؤتھ ایشین فیڈریشن آف ٹریڈ ایسوسی ایشن (South Asian Federation of Trade Association)(SAFTA) کچھ مثالیں ہیں جو علاقائی انجمنوں کے اہم کردار کو ظاہر کرتی ہیں۔

بین الاقوامی حکومتی تنظیموں(IGOs) اور بین الاقوامی غیر حکومتی تنظیموں(INGOs) کا ابھرنا بھی ایک اہم سیاسی پہلو ہے۔ بین حکومتی تنظیم ایک ایسا ادارہ ہے جو شراکتی حکومتوں کے ذریعہ قائم کی جاتی ہے اور جسے ایک مخصوص کثیر مملکتی دائرۂ عمل پر نظر رکھنے یا اسے باضابطہ بنانے کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔مثال کے طور پر عالمی تجارتی تنظیم(WTO) کو تجارتی عمل پر نافذ ہونے والے اصولوں کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ ذمہ داری سونپی جارہی ہے۔

جیسا کہ ان کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ بین الاقوامی غیر حکومتی تنظیمیں، بین حکومتی تنظیموں سے اس طرح مختلف ہیں کہ یہ حکومتی اداروں سے متعلق نہیں ہوتیں بلکہ خود آزاد تنظیمیں ہوتی ہیں جو پالیسی فیصلے لیتی ہیں اور بین الاقوامی امور کو نمٹاتی ہیں۔ بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں میں چند معروف تنظیمیں 'گرین پیس' (باب 8 دیکھیں) دی ریڈ کراس، ایمنسٹی انٹرنیشنل اور میڈی سنز فرنیٹرز (ڈاکٹرز وِدآؤٹ بارڈرز) ہیں۔ان کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کریں۔

عالم کاری اور ثقافت (GLOBALISATION AND CULTURE)

عالم کاری ثقافت کو کئی طرح سے متاثر کرتی ہے۔ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ زمانے سے ہندوستان نے ثقافتی اثرات کے تئیں کھلا انداز نظر اپنا رکھا ہے اور نتیجتاً وہ ثقافتی لحاظ سے خوش حال ہوتا جارہا ہے۔گزشتہ دہائی میں کئی ثقافتی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں جن سے یہ ڈر بھی پیدا ہوگیا ہے کہ کہیں ہماری مقامی ثقافتیں پیچھے نہ رہ جائیں۔ہم نے پہلے دیکھا تھا کہ ہماری ثقافتی روایت کوپ منڈوک یعنی زندگی بھر کنوئیں کے اندر رہنے والے اس مینڈک کی حالت سے خبردار رہنے کی تعلیم دیتی رہی ہے جو کنوئیں سے باہر کی دنیا کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور ہر باہری شے کے بارے میں شک وشبہ میں مبتلا رہتا ہے۔وہ کسی سے بات نہیں کرتا اور کسی بھی موضوع پر بحث نہیں کرتا۔وہ تو صرف باہری دنیا پر شبہ کرنا ہی جانتا ہے۔خوش قسمتی سے ہم آج بھی اپنی روایتی اور آزاد رجحان اپنائے ہوئے ہیں۔اسی لیے ہمارے سماج میں سیاسی اور معاشی امور پر ہی نہیں بلکہ لباس،فیشن،موسیقی،فلم،زبان،انداز وغیرہ کے بارے میں زوردار بحثیں ہوتی رہتی ہیں۔جیسا کہ ہم باب 1 اور 2 میں بتا چکے ہیں کہ 19 ویں صدی کے مصلحین اور ابتدائی قوم پرست بھی ثقافت وروایت پر تبادلۂ خیال کیا کرتے تھے۔یہ امور آج بھی کسی حد تک ویسے ہی ہیں اور کسی حد تک مختلف بھی۔شاید فرق یہی ہے کہ اب تبدیلی کا پیمانہ اور مختلف ہے۔

ثقافت کو متجانس بنانا بنام گلوبلائزیشن (HOMOGENISATION VERSUS GLOBALISATION OF CULTURE)

بنیادی طور پر یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ سبھی ثقافتیں یکساں یا متجانس ہوجائیں گی۔دوسری دلیل یہ ہے کہ ثقافت کی مقامی خصوصیت کو عالم گیر خصوصیت سے ملانے کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔عالم کاری سے مراد عالمی سے مقامی کو مخلوط کرنا ہے۔یہ پوری طرح بے ساختہ نہیں ہوتا اور نہ ہی عالم کاری کے کمرشیل مفادات سے بے تعلق ہوتا ہے۔

یہ ایک حکمت عملی ہے جو اکثر غیر ملکی فرموں کے ذریعہ اپنا بازار بڑھانے کے لیے مقامی روایات کے ساتھ برتنے میں اپنائی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اسٹار،ایم ٹی وی،زی چینل اور کارٹون نیٹ ورک جیسے سبھی غیر ملکی ٹیلی ویژن چینل ہندوستانی زبانوں کا استعمال کرتے ہیں۔حتیٰ کہ میک ڈونالڈ صرف سبزی اور چکن سے بنی اشیا کو فروخت کرتا ہے نہ کہ اپنی گائے کے گوشت سے بنی اشیا کو جو بیرون ممالک میں زیادہ مقبول ہیں۔میک ڈونالڈ نوراتری تہوار کے زمانے میں سبزی پر مشتمل خوراک پیش

کرتا ہے۔موسیقی کے میدان میں 'بھانگڑہ، پاپ، انڈی پاپ، فیوزن میوزک' اور یہاں تک کہ ری مکس گیتوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھا جاسکتا ہے۔

ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ ہندوستانی ثقافت کی مضبوطی اس کے کھلے پن کے انداز نظر میں ہے۔ہم نے یہ بھی دیکھا کہ جدید دور میں ہمارے سماجی مصلح اور قوم پرست رہنما اپنے روایت اور ثقافت کے موضوع پر زوردار بحث ومباحثہ کرتے رہے ہیں۔ثقافت کو کسی ایسے عدم تغیر پذیر اور جامد وجود کے طور پر نہیں دیکھا جاسکتا جو کسی سماجی تبدیلی کے سبب یا تو ساقط ہوجائے گا یا جوں کا توں یعنی غیر تبدیل شدہ بنا رہے گا۔آج بھی اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ عالم کاری کے نتیجے میں کچھ نئی مقامی روایات ہی نہیں بلکہ عالم گیر روایتوں کی بھی تخلیق ہوگی۔

سرگرمی 6.6

> گلوبلائزیشن کی دیگر مثالوں کی شناخت کرتے ہوئے۔ بحث کریں۔

> کیا آپ نے بالی ووڈ میں تیار کی گئی فلموں میں کوئی تبدیلی دیکھی ہے؟ ایک وقت تھا جب کہانیاں تو مقامی رہتی تھیں لیکن ان میں مناظر غیر ممالک کے ہوتے تھے۔اس کے بعد کچھ کہانیاں ایسی بھی تھیں جس میں اگر کہانی کا کچھ حصہ بیرون ممالک کا حصہ ہوتا تھا تب بھی ایکٹر ہندوستان واپس آتے تھے۔اب ایسی کہانیاں بھی ہوتی ہیں جو ہندوستان سے پوری طرح باہر کی ہوتی ہیں۔ بحث کریں۔

جنس اور ثقافت (GENDER AND CULTURE)

ثقافتی شناخت کے ایک مقررہ روایتی تصور کا دفاع کرنے والے لوگ اکثر عورتوں کے خلاف ہونے والے متفرق برتاؤ اور جمہوری روایتوں کو ثقافتی شناخت کا نام دے کر دفاع کرتے ہیں۔اس طرح کے رواجوں میں ستی رسم سے لے عورتوں کو تعلیم سے خارج کرنا اور انھیں عوامی معاملوں میں شرکت سے دور رکھنا بھی شامل ہوسکتا ہے۔عورتوں کے خلاف غیر منصفانہ رواجوں کے دفاع کے لیے عالم کاری کو کھڑا کیا جاسکتا ہے۔خوش قسمتی سے ہم ایک جمہوری روایت اور ثقافت کو قائم رکھنے اور فروغ دینے میں کامیاب رہے ہیں جس سے ہم ثقافت کی توضیح جمہوری انداز میں کرسکتے ہیں۔

صرف کی ثقافت (CULTURE OF CONSUMPTION)

جب ہم ثقافت کی بات کرتے ہیں تو اکثر لباس، موسیقی، رقص، غذا کا حوالہ دیتے ہیں۔تاہم ثقافت جیسا کہ ہم جانتے ہیں زندگی جینے کا طریقہ ہے۔ثقافت کے دو استعمال کا ذکر عالم کاری کے موضوع پر کسی باب میں ہونا چاہیے جو یہ ہیں: صرف کی ثقافت اور کارپوریٹ ثقافت، عالم کاری کی عمل کاری میں خاص طور پر شہروں کے نمو کو شکل دینے میں ثقافتی صرف جو اہم کردار ادا کررہا ہے، اس پر ایک نظر ڈالیں۔1970 کی دہائی تک شہروں کی افزائش میں مینوفیکچرنگ صنعتیں اہم کردار ادا کرتی رہی ہیں۔اس وقت، ثقافتی صرف (فن، غذا، فیشن، موسیقی، سیاحت کی) اکثر شہروں کے نمو کو بڑی حد تک شکل فراہم کرتے ہیں۔ ہندوستان میں ہر بڑے شہر میں شاپنگ مالز، ملٹی پلیکس، سینما ہال، تفریحی پارکوں اور 'واٹر ورلڈ' کے نمو میں آئی تیزی سے واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ اشتہارات اور بالعموم میڈیا نے ایک ایسی ثقافت کو فروغ دیا ہے جس میں خرچ کرنا زیادہ اہم مانا جاتا ہے۔رقم کو سنبھال کر رکھنا اب کوئی خوبی نہیں رہ گئی بلکہ شاپنگ کو وقت گزارنے کی سرگرمی کے طور پر حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

سرگرمی 6.7

- روایتی دکان اور نئے شروع ہونے والے ڈپارٹمنٹل اسٹور کا موازنہ کیجیے۔
- مال اور روایتی بازار کا تقابل کریں۔ اب فروخت کی جانے والی اشیا ہی نہیں بدل گئیں بلکہ خریداری کا مطلب بھی بدل گیا ہے، کیسے؟ بحث کیجیے۔
- کھانے پینے کی جگہوں پر غذا کی کس طرح کی نئی قسم پیش کی جانے لگی ہے۔ بحث کریں۔
- نئے فاسٹ فوڈ ریستورانوں کے بارے میں پتہ لگائیں جو اپنے عمل میں عالم گیر ہیں۔

'مس یونیورس' اور 'مس ورلڈ' جیسی فیشن نمائشوں میں متواتر کامیابیوں کے ساتھ فیشن، زیب و زینت کے ساز و سامان اور صحت کے میدانوں میں صنعتوں کی زبردست افزائش ہوئی ہے۔ نوجوان لڑکیاں ایشوریہ رائے اور سشمیتا سین بننے کا خواب دیکھ رہی ہیں۔ 'کون بنے گا کروڑ پتی' جیسے مقبول گیم شو سے دراصل ایسا لگنے لگا ہے کہ کچھ ہی کھیلوں میں ہماری تقدیر بدل سکتی ہے۔

کارپوریٹ ثقافت (CORPORATE CULTURE)

کارپوریٹ ثقافت مینجمنٹ نظریہ کی ایک ایسی شاخ ہے جو کسی فرم کے سبھی ممبران کو شامل کرتے ہوئے ایک منفرد تنظیمی ثقافت کی تخلیق کے ذریعہ پیداواریت اور مسابقت کو بڑھانے کی جدوجہد کرتی ہے۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ ایک حرکی کارپوریٹ ثقافت جس میں کمپنی کے پروگرام، رسمیات اور روایت شامل ہوتی ہیں، ملازمین کی اطاعت شعاری کو بڑھاتی ہیں اور اجتماعی یکجہتی کو فروغ دیتی ہیں۔ اس سے کاموں کے کرنے کا طریقہ مصنوعات کو کیسے فروغ دیا جائے اور پیک کرنے کے طریقوں کی بھی دلالت ہوتی ہے۔

سرگرمی 6.8

گذشتہ چند سالوں میں سیاسی پارٹیوں نے اپنی سیاسی مہم کے لیے کارپوریشنوں سے مدد طلب کی ہے۔ وہ اشتہاری فرموں سے بھی مشورہ لیتی تھیں۔ اس رجحان کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں اور بحث کریں۔

کثیر قومی کمپنیوں کی وسعت اور انفارمیشن ٹکنالوجی میں آنے والے انقلاب کے نتیجے میں مواقع کی دستیابی میں اضافے سے ہندوستان کے بڑے شہروں میں بلند مقام کے لیے حرکت پذیر پیشہ وروں کا ایک طبقہ سافٹ ویئر فرموں، اسٹاک بازاروں، سفر، فیشن ڈیزائننگ، تفریح، میڈیا اور دیگر متعلقہ شعبوں میں کام کر رہا ہے۔ ان آرزومند پیشہ وروں کے شیڈول کار بہت ہی الجھن آمیز ہوتے ہیں۔ ان کی تنخواہ اور بھتے بہت زیادہ ہوتے ہیں اور بازار میں تیزی سے بڑھتے صارف صنعتوں کی اشیا کے وہی خاص گاہک ہوتے ہیں۔

متعدد ملکی دست کاری، ادبی روایات اور نظام علم کو درپیش خطرہ (THREAT TO MANY INDIGENOUS CRAFT AND LITERARY TRADITIONS AND KNOWLEDGE SYSTEMS)

ثقافتی شکلوں اور عالم کاری کے درمیان ایک تعلق کئی ملکی دست کاری اور ادبی روایات اور نظام علم کی صورت حال سے ظاہر ہے۔ تاہم یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ جدید ترقی کی شروعات عالم کاری سے پہلے بھی روایتی و ثقافتی شکلوں اور ان پر مبنی پیشوں میں ہو چکی تھی، لیکن اب تبدیلی کا تناسب اور شدت زیادہ ہے۔ مثال کے طور پر تقریباً 30 تھیئٹر گروپ جو ممبئی کے پریل اور گرگاؤں کی کپڑا ملوں کے آس پاس سرگرم تھے، اب تقریباً ختم ہو چکے ہیں کیونکہ ان علاقوں میں ملازمت کرنے والے زیادہ تر مل ورکروں کی ملازمتیں ختم ہو چکی ہیں۔ چند سال قبل آندھرا پردیش کے کریم نگر ضلع کے سرسلا گاؤں اور اسی ریاست کے میدک ضلع کے ڈبکا گاؤں کے روایتی بنکروں کے ذریعہ بہت بڑی تعداد میں خودکشی کیے جانے کی خبریں ملی تھیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان بنکروں کے پاس بدلتی ہوئی صارف دلچسپیوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے اور پاورلوم سے مسابقت کرنے کے لیے ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کرنے کے کوئی ذرائع نہیں تھے۔

اسی طرح روایتی نظام علم کی مختلف شکلیں جو بطور خاص طب وزراعت کے میدان سے متعلق تھیں، محفوظ رکھی گئیں اور ایک نسل سے دوسری نسل کو سونپی جاتی رہیں۔ تلسی، رودراکش، ہلدی اور باسمتی چاول کے استعمال کو پیٹنٹ کرانے کے لیے حال ہی میں کچھ کثیر قومی کمپنیوں کے ذریعہ جو کوشش کی گئی ان سے ملکی علم نظام کی بنیاد کو بچانے کی ضرورت سامنے آئی ہے۔

باکس 6.10

ہماری دومبری کمیونٹی کی حالت بہت خراب ہے۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو نے ہماری روزی روٹی چھین لی ہے۔ ہم قلابازی تو دکھاتے ہیں، لیکن سرکس اور ٹیلی ویژن کے سبب جو اب دور دراز کے گاؤں اور بستیوں تک پہنچ گئے ہیں، ہمارے کرتب کو کوئی دیکھنا پسند

نہیں کرتا۔ہم چاہے کتنی بھی محنت کرلیں،ہمیں معمولی سا معاوضہ بھی نہیں ملتا۔لوگ ہمارا کھیل تماشہ دیکھتے تو ہیں لیکن تفریح کے لیے،وہ ہمیں اس کے بدلے میں کوئی رقم نہیں دیتے۔وہ اس بات کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ ہم بھوکے ہیں۔اسی لیے ہمارا کاروبار چوپٹ ہو رہا ہے۔

عالم کاری جن مختلف اور پیچیدہ شکلوں میں ہماری زندگی پر اثر انداز ہوا ہے اسے مختصراً پیش کرنا آسان نہیں۔کوئی اس کی کوشش بھی نہیں کرے گا۔اسے آپ پر ہی چھوڑا جا سکتا ہے۔ہم نے یہاں اس باب میں صنعت و زراعت پر عالم کاری کے اثرات کے بارے میں تفصیلی بحث نہیں کی ہے۔آپ کو ہندوستان میں عالم کاری اور سماجی تبدیلی کی کہانی جاننے کے لیے باب 4 اور 5 پر انحصار کرنا ہوگا۔اس کہانی کو دہراتے وقت آپ اپنے سماجیاتی تخیل کا استعمال کریں۔

سوالات

1۔ اپنی دلچسپی کا کوئی موضوع منتخب کریں اور یہ بحث کریں کہ عالم کاری نے اسے کس طرح متاثر کیا ہے۔آپ سینما، کام، شادی یا کوئی دیگر موضوع بھی منتخب کر سکتے ہیں۔

2۔ ایک عالم گیر معیشت کی امتیازی خصوصیات کیا ہیں؟ بحث کریں۔

3۔ ثقافت پر عالم کاری کے اثرات کا مختصراً ذکر کریں۔

4۔ عالم کاری کیا ہے؟ کیا یہ کثیر قومی کمپنیوں کے ذریعہ اپنائی گئی بازار سے متعلق حکمت عملی ہے یا اصلاً کوئی ثقافتی امتزاج۔ بحث کریں۔

حوالہ جات (REFERENCES)

Leadbeater, Charles. 1999. *Living on Thin Air: The New Economy.* Viking. London.

More, Vimal Dadasaheb. 1970. 'Teen Dagdachi Chul' in Sharmila Rege *Writing caste/writing gender: narrating dalit women's testimonios.* Zubaan/Kali. Delhi, 2006.

Reich, R. 1991. 'Brainpower, bridges and the nomadic corporation'. *New Perspective Quarterly.* 8:67-71.

Sen, Amartya. 2004. *The Argumentative Indian: Writings on Indian History, Culture and Identity.* Allen Lane, Penguin Group. London.

Sassen, Saskia .1991. *The Global City: New York, London, Tokyo.* Princeton University Press. Princeton.

Singhal, Arvind and E.M. Rogers. 2001. *India's Communication Revolution.* Sage. New Delhi.